# مذاہبِ اربعہ

## ائمہ، تلامذہ، فقہی مناہج، اُمہات الکتب

## ایک مختصر تعارف (دوسری قسط)

مولوی فضل الرحمٰن
متعلم تخصص فقہ اسلامی، جامعہ

### فقہ شافعی کی اُمہات الکتب:

فقہ شافعیؒ کی اہم کتابیں یہ ہیں:

الأم ، امام محمد بن ادریس شافعیؒ (م:۲۰۴ھ)

مختصر المدني، ابوابراہیم اسماعیل یحییٰ المزنیؒ (م:۲۶۴ھ)

المهذب ، ابواسحاق ابراہیم شیرازیؒ (م:۴۷۶ھ)

التنبيه فی فروع الشافعية، ابواسحاق ابراہیم شیرازیؒ (م:۴۷۶ھ)

نهاية المطالب دراية المهذب، امام الحرمین عبدالملک الجوینیؒ (م:۴۷۸ھ)

الوسيط فی فروع المذهب، امام ابوحامد بن محمد الغزالیؒ (م:۵۰۵ھ)

الوجيز ، امام ابوحامد الغزالیؒ (م:۵۰۵ھ)

المحرر ، ابوالقاسم عبدالکریم رافعیؒ (م:۶۲۳ھ)

فتح الحزيز فی شرح الوجيز، ابوالقاسم عبدالکریم رافعیؒ (م:۶۲۳ھ)

روضة الطالبين، امام ابوزکریا محی الدین بن شرف نوویؒ (م:۶۷۶ھ)

منهاج الطالبين، امام نوویؒ (م:۶۷۶ھ)

التحقيق ، امام نوویؒ (م:۶۷۶ھ) [امام نوویؒ کی کتابوں میں یہ سب سے معتبر کتاب سمجھی جاتی ہے]

تحفة المحتاج لشرح المنهاج (احمد بن محمد بن حجر الہیثمیؒ (م:۹۷۴ھ)

**مغنی المحتاج**، شمس الدین محمد الشربینی الخطیبؒ (م: ۹۷۷ھ)
**نہایۃ المحتاج**، شمس الدین محمد جمال محمد بن احمد رملیؒ (م: ۱۰۰۴ھ)

متاخرین شوافع کے ہاں ''**مغنی المحتاج**'' اور ''**نہایۃ المحتاج**'' کو فقہ شافعی کے سب سے مستند تر جمان کی حیثیت سے قبول عام حاصل ہے۔ (۱)

## امام احمدؒ، مؤسس فقہ حنبلی

امام احمد بن حنبلؒ بغداد میں ۱۶۴ھ کو پیدا ہوئے، وہیں تربیت پائی اور وہیں ربیع الاول کے مہینے میں ۲۴۱ھ کو وفات پائی۔ آپ کے کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام، جزیرہ جیسے علمی شہروں کی طرف کئی اسفار ہوئے۔ امام شافعیؒ کی بغداد آمد پر اُن سے فقہ حاصل کی۔ آپ کے شیوخ کی تعداد ۱۰۰ سے متجاوز ہے۔ احادیث کے جمع و حفظ میں مگن رہے، حتیٰ کہ زمانے کے ''امام المحدثین'' بن گئے۔

حدیث اور فقہ میں امام تھے۔ ابراہیم حربیؒ فرماتے ہیں: ''امام احمدؒ کو دیکھ کر مجھے ایسے لگا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اولین و آخرین کا علم ان میں جمع کیا ہے۔'' امام شافعیؒ جب بغداد سے مصر کوچ کر کے آئے تو فرمایا: ''میں نے بغداد میں اپنے پیچھے ابن حنبلؒ سے زیادہ تقویٰ والا اور فقاہت والا کوئی نہیں چھوڑا۔''

مامون، معتصم اور واثق کے زمانے میں فتنۂ قرآن میں جب ان پر ضرب اور قید و بند کی صعوبتیں آئیں تو انہوں نے پیغمبرانہ صبر کا ثبوت دیا۔ ابن المدینیؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کے ذریعے اسلام کو عزت دی، فتنۂ ارتداد میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اور فتنۂ خلقِ قرآن میں ابن حنبلؒ کے ذریعہ۔'' (۲)

## امام احمدؒ کے عظیم تلامذہ

فقہی مذہب کی تکمیل کی بنسبت امام احمدؒ کی توجہ حدیث کی طرف زیادہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ امام احمدؒ، علی بن المدینیؒ اور یحییٰ بن معینؒ کے ساتھ توثیقِ رجال، تضعیفِ رواۃ اور کشف العلل پر بحث و مباحثہ کے لیے ایک اجتماعی مجلس میں بیٹھتے۔ یہ مجلسیں ہوتی رہیں، حتیٰ کہ فتنۂ خلقِ قرآن رونما ہوا اور یہ مجالس ختم ہوگئیں۔ حالات سخت گیر ہوئے۔ امام احمدؒ بجائے تلامذہ کو جمع کرنے اور مذہب کی تدوین کے حالات کی زَد میں آئے۔ آپ کے کئی بڑے تلامذہ اسی فتنہ میں شہادت پا گئے، حتیٰ کہ قریب تھا کہ آپ کے مذہب کی روایت آپ کے دو بیٹوں عبداللہ اور صالح میں منحصر ہو کر رہ جاتی۔ (۳)

ان ہی حالات کے پیشِ نظر امام احمدؒ اپنے مذہب کی فقہ پر کوئی کتاب مرتب نہ کر سکے۔ البتہ ان کے درج ذیل تلامذہ ان کے مذہب کی روایت و تالیف کی کوشش میں لگے رہے:

۱: صالح بن احمد بن حنبلؒ (المتوفی: ۲۶۶ھ)، جو امام احمدؒ کے بڑے فرزند ہیں اور فقہ

وحدیث کے کئی مسائل اپنے والد سے نقل کیے ہیں۔

۲: عبد اللہ بن احمد بن حنبلؒ (المتوفی: ۲۹۰)، جنہوں نے اپنے والد سے صرف احادیث روایت کی ہیں۔

۳: ابوبکر احمد بن محمد الاثرم الخراسانی البغدادیؒ، جنہوں نے امام احمدؒ سے فقہ کے مسائل اور بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمدؒ کے مذہب پر حدیث کے شواہد کی روشنی میں ''السنن في الفقه'' کے نام سے کتاب تالیف کی ہے۔

۴: عبد الملک بن عبد الحمید بن مہران المیمونیؒ (م: ۲۷۴ھ)، جو بیس سال امام احمدؒ کی صحبت میں رہے۔

۵: ابوبکر احمد بن محمد المروذیؒ (م: ۲۷۴ھ)، جو فقہ وحدیث کے امام تھے اور فقہ حنبلی پر قابلِ قدر تصانیف لکھیں۔ حنابلہ کے ہاں جب مطلقاً ''ابوبکر'' بولا جائے تو مراد ''مروذی'' ہوتے ہیں۔

۶: حرب بن اسماعیل الحنظلی الکرمانیؒ، المتوفی: ۲۸۰ھ۔

۷: ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربیؒ (م: ۲۸۵ھ)، جن کو تبحر فی الفقہ سے زیادہ تبحر فی الحدیث حاصل تھا۔ لغت وعربیت کے عالم تھے۔

ان کے بعد ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون الخلالؒ (م: ۳۱۱ھ) آئے جنہوں نے امام احمدؒ کے تلامذہ سے فقہ کو جمع کیا، اس لیے ان کو ''جامع الفقه الحنبلي'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر ابوبکر خلالؒ کے جمع کردہ مسائل کی تلخیص دو حضرات نے کی:

۱: ابو القاسم عمر بن الحسین الخرقی البغدادیؒ (م: ۳۳۴ھ)۔ ان کی تلخیص کی شرح ابن قدامہؒ نے اپنی کتاب ''المغنی'' میں کی۔

۲: ابوبکر عبد العزیز بن جعفر المعروف غلام الخلالؒ (م: ۳۶۳ھ)، یہ خرقی کے دوست تھے۔(۴)

ان کے بعد مذہب حنبلی میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والے حضرات یہ ہیں:

۱: عبد القادر جیلانیؒ، ۲: یحییٰ بن ہبیرہ الدوریؒ، ۳: ابن الجوزیؒ، ۴: ابن قدامہ المقدسیؒ، ۵: ابن تیمیہؒ، ۶: ابن القیمؒ، ۷: ابن رجبؒ۔(۵)

## حنابلہ کا فقہی منہج

فقہ حنبلی کی بنیاد آٹھ اصولوں پر رکھی گئی ہے:

۱: کتاب اللہ، ۲: سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۳: فتویٰ صحابیؓ، ۴: اجماع، ۵: قیاس، ۶: استصحابِ حال،

۷: مصالحِ مرسلہ، ۸: سدِ ذریعہ۔

امام احمدؒ نے فقہ میں کوئی کتاب تالیف نہیں کی، بلکہ ان کے شاگردوں نے ان کا مذہب ان کے اقوال، افعال اور جوابات سے اخذ کیا ہے۔

امام احمدؒ کی حدیث میں کتاب ''المسند'' ہے، جس میں ۴۰ ہزار سے زائد احادیث ہیں۔ امام احمدؒ حدیث مرسل اور درجہ حسن کی ضعیف حدیث کو قابلِ عمل سمجھتے تھے۔ باطل اور منکر حدیث پر عمل نہیں کرتے تھے، قیاس کے مقابلے میں مرسل اور ضعیف حدیث کو ترجیح دیتے تھے۔ (۶)

علامہ ابن القیم حنبلیؒ نے ''إعلام الموقعین'' میں فقہ حنبلی کے بنیادی اُصول پانچ ذکر کیے ہیں اور پھر ہر ایک اصل کے بیان کے لیے ایک مستقل فصل قائم کی ہے۔ (۷) ان پانچ اصولوں کا حاصل اور لبِ لباب حضرت استاذ محترم مفتی رفیق احمد بالاکوٹی صاحب مدظلہٗ کے نپے تلے الفاظ میں یہ ہے:

۱: ظاہرِ نصوص ۲: صحابہؓ کے اتفاقی فتاویٰ یا جن کا خلاف منقول نہ ہو۔

۳: اختلافِ صحابہؓ کی صورت میں وہ فتویٰ جو قرآن وسنت کے زیادہ قریب ہو۔

۴: اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صریح فتویٰ نہ مل سکے تو حدیثِ مرسل نیز ضعیف حدیث کو بھی لے لیتے ہیں، بشرطیکہ وہ شدید الضعف ومنکر نہ ہو۔

۵: جب کوئی نص اور سلف کا قول نہ ملے تو پھر قیاس سے کام لیتے ہیں، لیکن ایسا بامرِ مجبوری ہی کرتے ہیں، جہاں نص یا قول سلف نہ ملے وہاں زیادہ تر سکوت اختیار فرماتے ہیں، رائے سے اجتناب فرماتے ہیں۔ (۸)

## فقہِ حنبلی کی اُمہات الکتب

فقہ حنبلی کی اہم مطبوعہ کتابیں اس طرح ہیں:

مختصر الخرقی، ابوالقاسم عمر بن حسین خرقیؒ (م: ۳۳۴ھ)

فقہ حنبلی میں یہ کتاب متن کا درجہ رکھتی ہے اور بعد میں فقہ حنبلی پر جو کام ہوا ہے، وہ زیادہ تر اسی کتاب کے گرد گھومتا ہے۔

**کتاب الروایتین والوجھین**، قاضی ابویعلیٰ محمد حسن بن فراءؒ (م: ۴۵۸ھ)

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اس کتاب میں قاضی ابویعلیٰ نے امام احمدؒ سے منقول مختلف اقوال کے درمیان ترجیح وتطبیق کی خدمت انجام دی ہے۔

**الکافی**، موفق الدین ابن قدامہ مقدسیؒ (م: ۶۲۰ھ)

**المقنع**، موفق الدین ابن قدامہؒ

**المغني**، موفق الدین ابن قدامہؒ

یہ مختصر خرقیؒ کی سب سے مبسوط شرح ہے اور نہ صرف فقہِ حنبلی بلکہ فقہِ اسلامی کی چند منتخب تین کتابوں میں ایک ہے، جس میں نصوص وآثار اور سلف کی آراء اور ان کے دلائل، تفصیل اور انصاف کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں۔

**العمدة**، موفق الدین ابن قدامہؒ (م:۶۲۰ھ)

**المحرر**، مجدالدین ابوالبرکات عبدالسلامؒ (م:۶۵۲ھ)

**الشافي** (معروف: الشرح الکبیر) عبدالرحمٰن بن امام ابی عمر مقدسیؒ (م:۶۸۲ھ)

**مجموعة فتاوی**، شیخ الاسلام احمد بن تیمیہؒ (م:۷۲۸ھ)

اس مجموعہ میں علامہ ابن تیمیہؒ کے فتاویٰ کے علاوہ ان کی دوسری تحریریں بھی شامل ہیں اور مجموعی طور پر ۳۵ جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

**الفروع**، شمس الدین ابن مفلح حنبلیؒ (م:۷۶۳ھ)

**الإنصاف فی معرفة الراجح من الخلاف**، علاء الدین سعدی مرداویؒ (م:۸۸۵ھ)

**تصحیح الفروع**، علاء الدین سعدی مرداویؒ (م:۸۸۵ھ)

**الاقناع**، موسیٰ بن احمد مقدسیؒ (م:۹۶۸ھ)

**منتهی الإرادات فی جمع المقنع**، تقی الدین بن نجارؒ (م:۹۷۲ھ)

**كشاف القناع عن متن الاقناع**، منصور بن یونس بہوتیؒ (م:۱۰۵۱ھ)

**شرح منتهی الإرادات**، منصور بن یونس بہوتیؒ

ویسے متاخرین حنابلہ کے یہاں **الإنصاف**، **الاقناع** اور **منتهی الإرادات** فقہ حنبلی کی نقل وترجیح میں زیادہ مستند سمجھی گئی ہیں۔(۹)

## حوالہ جات

۱:- قاموس الفقہ، ج:۱، ص:۳۸۷

۲:- الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج:۱، ص:۳۸

۳:- اصول الافتاء، ج:۱، ص:۳۴

۴:- الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج:۱، ص:۳۹، ۴۰

۵:- اصول الافتاء، ج:۱، ص:۳۴

۶:- الفقہ الاسلامی، ج:۱، ص:۳۹

۷:- اعلام الموقعین، ج:۱، ص:۲۳، ۲۶

۸:- ماہنامہ بینات، جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ، ص:۳۷

۹:- قاموس الفقہ، ج:۱، ص:۳۸۹، ۳۹۰

(جاری ہے)